6389-آپ اسے کرگزریں اوراس میں کچھ بھی ترددنہ کریں

سوال

یری عمرستائیس برس ہے اورمیں امریکہ میں رہائش پزیرہوں ، کچھ مہینوں کے بغورمطالعہ کے بعد مجھ پریہ انکشاف ہواکہ بلاشک وشبہ دین اسلام ہی اللہ تعالی کی جانب سے واضح اور صحیح اورکامل دین ہے ۔
عیسی علیہ السلام کے بارہ میں بہت ہی زیادہ غضبناک مناقشہ وجدال پیدا ہوالیکن بغورجائزہ لینے کے بعدمجھے پتہ چلاکہ یہ توقرآن مجید کے ساتھ بالکل صحیح طورپرملتا ہے ۔
میں ابھی مسلمان تونہیں ہوالیکن صرف اپنے صدق میں اضافہ اورصادق بننے کے لیے ابھی تک کچھ ترددہے ، اسلام کا مطالعہ کرنے اوراس کا اپنے دل میں یقین ہوجانے کے بعد بہت ہی مشکل ہے کہ میں اپنی مذہب عیسائیت کے بارہ میں شعورکا اظہارکرسکوں اس لیے کہ تقریبا بچپن سے لے کرآج تک تقریبا صدی کا چوتھا حصہ میں نے نصرانیت میں گزارا ہے ۔ ان گرمیوں میں اپنی پڑھائی عربی میں شروع کی ہے اوراب آئندہ گرمیوں میں یمن کے دارالحکومت صنعاء میں ایک مدرسہ کے داخلہ کی پلاننگ بنارہاہوں تاکہ اپنی پڑھائی جاری رکھ سکوں ۔
میرا سوال یہ ہے کہ :
کیااب حقیقی طورپراب مجھ پریہ واجب ہے کہ میں آخری قدم اٹھاؤں اس لیے کہ قرآن مجید توکہتا ہے کہ جن عیسائیوں کوشک ہے وہ اپنی سزا پاکررہیں گے ، میں نے شریعت اسلامیہ کی سب تعلیمات پرعمل کرنے کا تجربہ کیا ہے ، مثلا نماز ، اخلاقیات ، عورتوں کے ساتھ تعلقات ، کھانے وغیرہ کی اقسام وانواع ، ، الخ ۔ ۔ ۔ ۔
توکیا یہ ضروری ہے کہ اب یہ اہم قدم اٹھالیا جائے ، اوراگرمیں یہ قدم اٹھاتا ہوں توکیامجھے اسلامی نام رکھنا ضروری ہے یاکہ نام بدلنا صرف مستحب ہے ، اورکیا اسماعیل نام مناسب ہے ؟

پسندیدہ جواب

آپ کے سوال کی ہمارے نزدیک بہت قدرہے ، آپ کے مطالعہ اور تعلیمات کے حصول کی کوشش کرنا بھی ایسا معاملہ ہے جس پر آپ کا خصوصی طور سے شکریہ ادا کرنا چاہیئے جس سے آپ عظیم اور صحیح نتائج تک پہنچے ہیں ۔

ہماراجب یہ اعتقادہے کہ اسلام میں داخل ہونا ضروری اورواجب ہے ، اوریہی وہ دین ہے جواللہ تعالی قبول فرمائے گا اس کے علاوہ کوئی بھی دین اللہ تعالی کے ہاں قابل قبول نہیں ، اس لیے کہ اللہ تعالی نے دین اسلام کوباقی سب ادیان کا ناسخ بنا کرنازل فرمایا ہے ۔

توہم بھی ان مشکلات اورصعوبات کومحسوس کرتے اوران کا شعورہورہا ہے جوآپ اپنے دین کوچھوڑنے پر محسوس کررہے ہیں کہ آپ کی اس دین کے ساتھ کچھ عادات اورالفت تھی جوکہ اب ختم ہورہی ہے ۔

لیکن عقل مند شخص یہ جانتا ہے کہ اسے حق کی پیروی اوراتباع کرنی چاہیئے اگرچہ اسے اس حق کا ادراک بہت ہی زیادہ لمبے عرصے اورسالوں بعد ہی کیوں نہ ہو ، چاہے وہ حق کے علاوہ کسی مخالف پرہی پروش پاکرجوان ہوا ہو ، اسی لیے اللہ تعالی نے ان لوگوں کی مذمت فرمائی ہے جواپنے آباء واجداد کی تقلید کرتے ہوئے حق کوتسلیم نہیں کرتے ۔

اسی کا ذکرکرتے ہوئے اللہ تعالی نے کچھ اس طرح فرمایا :

.{اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ اللہ تعالی نے جو احکام نازل فرمائے ہیں ان کی طرف اور رسول کی طرف رجوع کرو وہ کہتے ہیں کہ ہمیں وہی کافی ہے جس پر ہم نے اپنے بڑوں کو پایا، کیا اگر چہ ان کے بڑے نہ کچھ سمجھ رکھتے ہوں اور نہ ہدایت رکھتے ہوں}.المائدۃ (104) ۔

اور ایک دوسرے مقام پر اللہ تعالی نے کچھ اس طرح فرمایا :

.{اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ اللہ تعالی کی اتاری ہوئی وحی کی اتباع کرو تو وہ کہتے ہیں کہ ہم نے جس راہ پر اپنے آباء واجداد کو پایا ہے اسی کی تابعداری کریں گے ، اگر چہ شیطان ان کے بڑوں کو دوزخ کے عذاب کی طرف بلاتا ہو}.لقمان (21) ۔

اور ایک جگہ پر اللہ تعالی نے کچھ اس طرح فرمایا :

.{اسی طرح آپ سے پہلے بھی ہم نے جس بستی میں کوئی ڈرانے والا بھیجا وہاں کے آسودہ حال لوگوں نے یہی جواب دیا کہ ہم نے اپنے باپ دادوں کو (ایک راہ پر اور) ایک دین پر پایا اور ہم نے انہی کے نقش پا کی پیروی کرنے والے ہیں، (نبی نے) کہا کہ اگر چہ میں تمہارے پاس اس بہت بہتر طریقہ لے کر آیا ہوں جس پر تم نے اپنے آباء واجداد کو پایا}.الزخرف (23–24) ۔

اور آپ پر یہ مسئلہ کوئی مشکل نہیں ہوگا ، ان شاء اللہ جب آپ حقیقی طور پر اسلام پر ایمان لائیں تو آپ پہلے گزرے ہوئے سب انبیاء پر بھی ایمان لائیں اور جتنی بھی پہلی کتابیں ہیں ان پر ایمان رکھیں گے ۔

اللہ سبحانہ وتعالی نے کچھ اس طرح فرمایا :

.{اے ایمان والو! اللہ تعالی اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور اس کتاب جو اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر اتاری ہے اور ان کتابوں پر جو اس سے پہلے اللہ تعالی نے نازل فرمائیں ہیں ان پر ایمان لاؤ، جو شخص اللہ تعالی سے اور اس کے فرشتوں سے اور اس کی کتابوں سے اور اس کے رسولوں سے اور قیامت کے دن سے کفر کرے تو وہ بہت بڑی دور کی گمراہی میں جا پڑا}.النساء (136)

جب آپ اسلام قبول کر لیں تو آپ اصلی چیزوں سے کٹ نہیں جائیں گے ، بلکہ ہر مسلمان مسیح عیسی علیہ السلام کے نبی اور رسول ہونے پر ایمان رکھتا ہے اور اسی طرح صحیح اور بغیر تحریف کے انجیل پر بھی اس کا ایمان ہے کہ وہ تحریف سے قبل اللہ تعالی کی طرف سے نازل کردہ کتاب تھی ۔

اور آپ کو یہ سن کر خوشی ہوگی اور ہو سکتا ہے کہ آپ کو یہ اسلام قبول کرنے پر ابھارے آپ اپنے علم میں رکھیں کہ جو بھی عیسی علیہ السلام اور پھر محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر بھی ایمان لاتا ہے اسے ڈبل اجر ملے گا ، اس کی دلیل یہ ہے کہ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے رومی عیسائی بادشاہ ھرقل کو خط لکھا جس میں دعوت اسلام دیتے ہوئے کہا :

بسم اللہ الرحمن الرحیم ، یہ خط اللہ تعالی کے رسول محمد بن عبداللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے روم کے بادشاہ ھرقل کی طرف ۔

سلامتی اس پر ہے جو ھدایت کی پیروی کرتا ہے ۔

اما بعد :

میں تجھے اسلام قبول کرنے کی دعوت دیتا ہوں اسلام لے آؤ تو بچ جاؤ گے اسلام قبول کرلو اللہ تعالی تمہیں ڈبل اجر سے نوازگا ، اوراگر تم نے اسلام قبول کرنے سے اعراض کیا تو تجھ پر بہت سخت گناہ ہوگا

{آپ کہہ دیجئے کہ اے اہل کتاب ! ایسی انصاف والی بات کی طرف آؤ جو ہم میں اور تم میں برابر ہے کہ ہم اللہ تعالی کے سوا کسی کی عبادت نہ کریں ، اور نہ ہی اللہ تعالی کے ساتھ کسی کو شریک بنائیں اور نہ ہی اللہ تعالی کو چھوڑ کر آپس میں ایک دوسرے کو ہی رب بنائیں پس اگر وہ منہ پھیر لیں تو تم کہہ دو کہ گواہ رہو ہم تو مسلمان ہیں} آل عمران (64) ۔

صحیح بخاری حدیث نمبر (2723) ۔

مسلم کی حدیث میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

(تین قسم کے لوگوں کو ڈبل اجر و ثواب دیا جائے گا ، اہل کتاب میں سے وہ شخص جو اپنے نبی پر ایمان لایا اور پھر اس نے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کو بھی پایا تو ان پر ایمان لایا اور ان کی پیروی اور ان کی تصدیق کی تو اسے ڈبل اجر دیا جائے گا) صحیح مسلم حدیث نمبر (219) ۔

تو اس بنا پر آپ کے سوال کا جواب یہ ہے کہ :

جی ہاں یہ بہت اہم بلکہ بہت ضروری ہے کہ آپ ایسا قدم اٹھائیں جو آپ کی زندگی کو بدل کر ایک سعادت مندی اور اللہ تعالی اور اس کی توحید کے ساتھ انس و محبت اور عبادت کی لذت کی طرف بدل ڈالے ۔

اس کا ذکر اور اللہ تعالی کی اطاعت سے اجر و ثواب حاصل کر کے اس دن کے لیے نیکیوں کا ذخیرہ بنائیں جس انسان ایک ایک نیکی کا محتاج اور ضرورتمند ہوگا ، اس دن ہر ایک شخص نے جو بھی عمل کیا ہوگا وہ اپنے سامنے حاضر پائے گا ۔

اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

{جس دن ہر شخص اپنی کی ہو نیکیوں کو اور اپنی کی برائیوں کو موجود پائے گا ، اور یہ آرزو کرے گا کہ کاش ! اس کے اور برائیوں کے درمیان بہت دوری ہوتی ، اللہ تعالی تمہیں اپنی ذات سے ڈرا رہا ہے اور اللہ تعالی اپنے بندوں پر بڑا ہی مہربان ہے} آل عمران (30) ۔

اور نام کے متعلق آپ سے یہ گزارش ہے کہ اگر نام میں کسی قسم کا شرک یا کفر نہیں پایا جاتا تو وہ نام جائز ہے ، اور اسماعیل نام بھی مناسب اور اچھا ہے اور ہونا بھی چاہیے اس لیے کہ یہ ابراھیم علیہ السلام کے بیٹے اسماعیل علیہ السلام کا نام ہے اور باپ بیٹا دونوں نبی تھے :

اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

{اور اس کتاب میں اسماعیل علیہ السلام کا واقعہ بھی بیان کروہ بڑے ہی سچے وعدہ والا تھا اور تھا بھی رسول اور نبی ، اور وہ اپنے گھر والوں کو برابر نماز اور زکاۃ کا حکم دیتا تھا اور تھا بھی اپنے رب کی بارگاہ میں پسندیدہ اور مقبول} مریم (54-55) ۔

ہم اللہ تعالی سے اپنے اور آپ کے لیے توفیق طلب کرتے ہیں اور دعا کرتے ہیں کہ وہ اپنی رضا اور محبوب کام کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور صراط مستقیم کی راہنمائی کرے اور اللہ تعالی ہی جسے چاہتا ہے ھدایت سے نوازتا ہے اور وہ ھدایت پر آنے والے لوگوں کو جانتا بھی ہے ۔

واللہ اعلم.